السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک تنگدست آدمی، کسی مالدار دوست سے دوسروں میں تقسیم کرنے کے لیے زکوۃ وصول کرتا ہے تو کیا اسے زکوۃ خود استعمال کرنے کی شرعاً اجازت ہے؟ براہ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وکیل کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مال زکوۃ کو اپنے لیے استعمال کرے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوست کو بتائے کہ وہ خود اس کا محتاج ہے اگر وہ اجازت دے تو اپنے استعمال میں لائے اگر وہ اجازت نہ دے تو اسے آگے تقسیم کردے، اس کی اجازت کے بغیر مال زکوۃ کو خود استعمال کرلیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کرے اور اسے دوسرے غرباء میں تقسیم کرے، بعض لوگ ایسے بھی سامنے آتے ہیں کہ لوگ انہیں محتاج سمجھ کر زکوۃ دیتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس مال زکوۃ اس قدر جمع ہوچکا ہے کہ وہ تنگ دستی کے دائرہ سے نکل چکے ہوتے ہیں اور ا تعالیٰ نے غنی کردیا ہوتا ہے لیکن لوگ انہیں حقیر سمجھ کر زکوۃ بدستور دیتے رہتے ہیں اور وہ بھی حسب معمول وصول کرتے رہتے ہیں اور وہ اسے اپنے استعمال میں لاتے رہتے ہیں اور یہ مؤقف اختیار کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں سے نہیں مانگا، یہ تو ا تعالیٰ کا رزق ہے جو ا تعالیٰ نے ہمیں پہنچایا ہے، ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے کیونکہ جس شخص کو ا تعالیٰ نے غنی کردیا ہو اس کے لیے زکوۃ وصول کرنا حرام ہے، بہرحال صورت مسؤلہ میں آدمی کو وضاحت کردینا چاہیے کہ میں خود زکوۃ کا حقدار ہوں، اگر وہ اجازت دے تو مال زکوۃ اپنے لیے رکھ لے بصورت دیگر اسے فقراء میں تقسیم کردے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:3، صفحہ نمبر:194

محدث فتویٰ